السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبروں پر مسجدیں بنانے کی ممانعت

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رابطۃ العلوم السلامیہ کے ''مجلہ ''شمارہ نمبر تین اور رباب'' ماہ رواں میں مسلمانوں کی خبریں'' کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ مملکت اردنیہ ہاشمیہ میں رابطۃ العلوم السلامیہ اس غار پر مسجد تعمیر کرنا چاہتا ہے، جس کا حال ہی میں ''رجیب'' نامی بستی میں انکشاف ہوا ہے اور جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ انہی اصحاب کہف کا غار ہے، جن کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے کہ وہ اس میں سوئے رہے تھے۔

اللہ اور اس کے بندوں کی ہمدردی و خیر خواہی چونکہ واجب ہے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مملکت اردنیہ ہاشمیہ میں رابطۃ العلوم السلامیہ کے اسی مجلہ میں یہ مقالہ شائع کراوں جس میں مذکورہ بالا خبر شائع ہوئی ہے۔ میں رابط کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ مذکورہ غار پر اس نے مسجد تعمیر کرنے کا جو ارادہ کیا ہے تو وہ اپنے اس ارادہ کو فوراً ختم کردے، کیونکہ ہماری اسلامی شریعت نے جو ایک کامل ترین شریعت ہے، انبیاء کرام اور صالحین کی قبروں اور آثار پر مسجدیں تعمیر کرنے سے نہ صرف مکمل طور پر منع کیا ہے بلکہ ایسا کرنے والوں پر لعنت بھی کی ہے کیونکہ یہ شرک اور انبیاء و صالحین کے بارے میں غلو کا ذریعہ ہے، شریعت نے جو کچھ کہا حالات وواقعات اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں اور یہ تصدیق بھی اس بات کی دلیل ہے کہ شریعت اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور یہ تصدیق اس بات کی بھی برہان ساطع اور حجت قاطع ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے پاس سے جو دین لائے اور جسے آپؐ نے امت تک پہنچایا، وہ ایک سچا دین ہے۔ آج جو شخص بھی عالم اسلام کے حالات کا جائزہ لے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ قبروں پر مسجدیں، ان کی تعظیم، ان کی آرائش و زیبائش اور ان کی مجاوری شرک کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے، لہذا یہ اسلامی شریعت کی ایک خوبی ہے کہ اس نے اس کے وسیلہ شرک ہونے کی وجہ سے اس سے منع کیا ہے، چنانچہ امام بخاری و مسلم رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ذکر کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''اللہ تعالی یہود و نصاری پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس ارشاد کے ذریعے درحقیقت آپ ﷺ اپنی امت کو اس سے بچنے کی تلقین فرمارہے تھے اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو خود آپؐ کی قبر شریف کو نمایاں کیا جاتا لیکن آپؐ خائف تھے کہ اسے بھی مسجد نہ بنالیا جائے۔ صحیحین ہی میں ہے کہ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں بنی ہوئی تصویریں بھی دیکھی تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے تھے اور اس میں پھر تصویریں بھی بناتے۔ اللہ تعالی کے ہاں یہ لوگ ساری مخلوق سے بدترین ہیں۔'' صحیح مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں اللہ تعالی کی جناب (بارگاہ) میں اس بات سے اظہار برات کرتا ہوں کہ تم میں سے میرا کوئی خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالی نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس نے اپنا خلیل بنالیا تھا۔ اگر میں نے امت میں سے کسی کو اپنا خلیل (بے حد گہرا دوست) بنانا ہوتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا۔ لوگو! آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنالیتے تھے لہذا تم ایسا نہ کرنا، قبروں پر مسجدیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔''

اس باب میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں، جن کے پش نظر علماء اسلام اور مذاہب اربعہ کے تمام ائمہ کرام نے قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع کیا ہے، اس سے بچنے کی تلقین کی ہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل ہوجائے، امت کی خیر خواہی ہوجائے اور انہیں ان امور میں واقع ہونے سے، بچایا جاسکے جن میں پہلے غالی یہودی اور عیسائی مبتلا ہوئے اور اب ان جیسے، اس امت کے گمراہ لوگ بھی اس میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اردن کے رابطہ علوم اسلامیہ پر بھی یہ واجب ہے اور دیگر تمام مسلمانوں پر بھی کہ وہ سنت نبوی پر عمل کریں، ائمہ کرام کے منہج کو اختیار کریں، جس سے اللہ اور اس کے رسول نے بچنے کی تلقین فرمائی ہے، اس سے اجتناب کریں، اس میں بندگان الہی کی دنیا و آخرت کی بہتری، سعادت اور نجات ہے۔

کچھ لوگ اس سلسلہ میں اصحاب کہف کے واقعہ کے ضمن میں مذکور حسب ذیل ارشاد باری تعالی سے استدلال کرتے ہیں کہ:

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ ... سورة الکھف

''جو لوگ ان کے معاملے میں غلبہ رکھتے تھے وہ کہنے لگے کہ ہم ان (کے غار) پر مسجد بنائیں گے۔''

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو اللہ تعالی نے اس زمانے کے سرداروں اور ان لوگوں کا ایک قول نقل کیا ہے جنہیں اس ماحول میں غلبہ حاصل تھا۔ اللہ تعالی نے اس قول کی تائید نہیں فرمائی اور نہ اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے بلکہ اسے تو مذمت، عیب اور اس طرز عمل سے نفرت دلانے کے طور پر ذکر کیا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے جن پر یہ آیت نازل ہوئی اور جو اس کی تفسیر کو سب لوگوں سے زیادہ بہتر جانتے ہیں، اپنی امت کو قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا ہے، اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے، ایسا کرنے والوں کی نہ صرف مذمت کی بلکہ ان پر لعنت بھی فرمائی ہے، اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس مسئلہ میں اس قدر شدت سے منع نہ فرماتے حتی کہ ایسا کرنے والوں پر آپؐ نے لعنت بھی فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں ساری

مخلوق سے بدترین شمار ہوں گے ۔ امید ہے کہ ایک طالب حق کے لئے یہ بیان کافی وشافی ہوگا ۔

اگر یہ فرض بھی کرلیا جائے کہ ہم سے پہلے لوگوں کے لئے قبروں پر مسجدیں بنانا جائز تھا تو ہمارے لئے اس مسئلہ میں ان کے نقش قدم پر چلنا جائز نہ ہوگا کیونکہ ہماری شریعت سابقہ شریعتوں کی ناسخ ہے ، ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام خاتم الرسل ہیں ، آپؐ کی شریعت کامل اور ہمہ گیر ہے ۔ آپؐ نے ہمیں قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا ہے لہذا ہمارے لئے آپؐ کی مخالفت کرنا جائز نہیں بلکہ ہم پر یہ واجب ہے کہ آپؐ کی پیروی کریں ، آپؐ نے جس دین وشریعت کو پیش فرمایا ہے ، اسے مضبوطی سے تھام لیں اور قدیم شریعتوں کا جو حصہ اس کے مخالف ہے ، اسے ترک کردیں اور وہ عادات واطوار جن کو کچھ لوگ مستحسن سمجھتے ہیں مگر وہ ہمارے دین کے خلاف ہیں تو انہیں چھوڑ دیں کیونکہ اللہ تعالی کی شریعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز مکمل نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے بڑھ کر اور کوئی سیرت حسین نہیں ہے ۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین میں ثابت قدمی عطا فرمائے اور تادم زیست تمام ظاہری وباطنی اقوال واعمال اور دیگر تمام امور ومعاملات میں اپنے رسول

حضرت محمد ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق سے نوازے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## [مقالات وفتاویٰ]

# ص141

**محدث فتویٰ**